شذرات

اِس جدید اور سائنسی دور میں شاہ ولی اللہ صاحب کے فلسفہ اور فکر کی اہمیت اس سے کی جاتی ہے کہ کئی مغربی یونیورسٹیوں میں شاہ صاحب کے علوم اور فلسفہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ شکاگو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر اور ولی اللّٰہی علوم کے عظیم ماہر ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب نے ہمیں بتایا کہ شکاگو یونیورسٹی میں جلد شاہ صاحب کے فلسفہ اور فکر کی تعلیم اور ریسرچ کے لیے ایک مستقل شعبہ کھولا جارہا ہے۔ یورپ اور مغربی ممالک میں شاہ صاحب کے فلسفہ کی مقبولیت کا اثر مشرقِ بعید کے ممالک پر بھی ہوا ہے۔ ہمارے دوست پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب نے بتایا کہ ادارہ یادگارِ غالب۔ کراچی۔ میں ۱۵ ستمبر ۱۹۷۳ء کو ڈاکٹر پروفیسر ابوالخیر کشفی کا ایک لکچر بعنوان "جاپان اور اردو" ہوا۔ کشفی صاحب تقریباً دو سال جاپان کی اوساکا یونیورسٹی میں تدریسی فرائض انجام دے کر تشریف لائے ہیں، انھوں نے اپنے لکچر کے دوران انکشاف کیا کہ اوساکا یونیورسٹی کے پروفیسر کان کاگایا (*Kan Kagaya*) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شہرہ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ کا ترجمہ جاپانی زبان میں کررہے ہیں۔ وہ اس کتاب کا ایک اچھا خاصا جاپانی زبان میں ترجمہ کرچکے ہیں۔ ابھی کام مکمل نہیں ہوا ہے، انشاء اللہ جلد مکمل ہوجائے گا۔

شاہ صاحب کی شخصیت علوم اور فلسفہ کا تعارف سب سے پہلے ہمارے اُستاذ علامہ عبیداللہ سندھیؒ نے کرایا تھا۔ علامہ مرحوم سالہا سال فلسفہ ولی اللّٰہی کا مطالعہ کرتے

رہے اور درس دیتے رہے۔ آپ نے اس فلسفہ کی تعلیم حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ سے حاصل کی اور شاگردی کے زمانہ ہی میں آپ کو شاہ صاحب کی کتابیں ازبر یاد تھیں۔ جس کا اظہار استاذ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے اپنی ایک تحریر میں کیا ہے اس کے بعد ہی برصغیر میں شاہ صاحب کی تعلیمات کی طرف علمی حلقوں میں توجہ بڑھی۔ مجلہ الفرقان کا شاہ ولی اللہ نمبر نکلا۔ اور اس طرح اس فلسفہ اور حکمت سے دلچسپی بڑھتی گئی۔ علامہ استاذ سندھیؒ نے ایک طرف جامعہ ملیہ میں ولی اللّٰہی فلسفہ اور حکمت کی تعلیم کے لیے ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کے تعاون سے بیت الحکمۃ کی بنیاد رکھی تو دوسری طرف سندھ میں بھی مظہر العلوم کھڈہ کراچی اور پیر جھنڈا میں بیت الحکمۃ کی شاخیں قائم کیں۔ استاذ علامہ سندھی پیرانہ سالی اور علالت کے باوجود دورہ کرکے مختلف مراکز علمیہ میں شاہ صاحب کے فلسفہ اور فکر کی تعلیم دیتے رہے۔ اس طرح کافی نوجوان حکمت ولی اللّٰہی سے شناسا ہو گئے۔ اور یہ کام آگے بڑھتا گیا۔ حیدرآباد سندھ میں شاہ ولی اللہ اکیڈمی کا قیام بھی اسی علمی جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ حضرت استاذ علامہ سندھیؒ کے متعلقین کی بہیم کوشش سے شاہ صاحب کی حیات، علوم اور فلسفہ پر تحقیق کے لیے یہ تحقیقی ادارہ قائم ہوا۔ جس نے تقریباً چالیس پچاس چھوٹی بڑی علمی کتابیں شاہ صاحب کے فکر اور فلسفہ پر شائع کیں۔ اور اس کے کام کی شہرت اور مقبولیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ یورپ اور دوسرے ممالک سے اس ادارہ کے علمی روابط قائم ہیں۔ ادارہ کے مجلات اور کتابیں یورپ اور مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں میں جاتی ہیں۔ اور کئی ایک مستشرق نے حیدرآباد میں قیام کرکے اکیڈمی کے اساتذہ سے علمی استفادہ کیا ہے۔

حضرت استاذ علامہ عبید اللہ سندھی سے برصغیر میں جن تعلیم یافتہ نوجوانوں نے علمی استفادہ کیا تھا، ان میں پروفیسر محمد سرور صاحب کے علاوہ برصغیر کے مشہور دانشور ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور محترم ڈاکٹر عبدالواحد صاحب ہالے پوتا کے نام سرفہرست ہیں۔ ڈاکٹر ہالے پوتا صاحب برصغیر کے پہلے عالم ہیں جنھوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی